تفسیر آیت
مَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ
غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے کی صحیح تفسیر پر بہترین کتاب
مصنّف
شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی
محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
باہتمام
حضرت علامہ سید حمزہ علی قادری مدظلہ العالی
ناشر
عطاری پبلشرز
المصطفیٰ ٹیرس، آفس نمبر 1، بہادر یار جنگ روڈ، بابری چوک (گرومندر)،
سولجر بازار نمبر 3، کراچی۔
Tel:7235350-51, 2446818, 2472575
E-mail: karwaneislami@hotmail.com
www.karwaneislami.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

# تفسیر آیۃ ما اُھل لغیر اللّٰہ

## مصنف

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

## با اہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

## ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)

فون موبائل : 0300-8271889
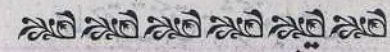
نام کتاب : تفسیر آیۃ مَا اُہل لغیر اللّٰہ

مصنف : فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام : حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

پیشکش : محمد ندیم رضا عطاری

ناشر : عطاری پبلشرز (مدینہ المرشد) کراچی

فون نمبر: 2446818

فون نمبر موبائل: 0300 - 8271889

اشاعت : ربیع الآخر 1424ھ، جولائی 2003ء

صفحات : 24

قیمت : 16 روپے

کمپوزنگ و پرنٹنگ : الریحان گرافکس

فون:2316838 فون موبائل: (0320-5028160)

پروف ریڈنگ: ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

فون موبائل:(0300-2218289)

تفسیر آیۃ مااُہل لغیر اللّٰہ

## فہرستِ مضامین

## ﴿وما اهل به لغير اللّٰه﴾

یہ جملہ پڑھ کر وہابی دیوبندی عوام اہلسنّت کو پریشان کرتے ہیں، فقیر اس کی تفصیل عرض کرتا ہے لیکن تشریح سے قبل یاد رہے کہ یہ جملہ قرآن کریم میں چند جگہ وارد ہوا ہے۔

(۱) حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل به لغير الله۔
(پ۲، ع۵، سورہ بقرہ)

(۲) حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخِنزير وما اهل به لغير اللّٰه (پ۶، ع۵، سورہ مائدہ)

(۳) اؤفسقا اهل لغير اللّٰه به (پ۸، ع۵، سورہ انعام)

(۴) وما اهل لغير اللّٰه به (پ۱۴)

اہلسنّت کے نزدیک معنی یہ ہے کہ بوقت ذبح کسی جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے جیسا کہ معتبر تفاسیر میں ہے، بیضاوی، مدارک، ابن عباس، خازن، معالم التنزیل، صاوی، جلالین، احمدی، حسینی، درمنثور، کبیر۔ ان تمام کے حوالے آتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ بوقتِ ذبح کسی غیر کا نام جانور پر پکارا جائے تو وہ حرام ہے ورنہ حرام نہیں بلکہ حلال بلکہ طیب وطاہر ہے۔ جیسا کہ آج کل غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روح پُر فتوح پر ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ اور آپ کے نام پہ جانور کو منسوب کیا جاتا ہے جب کہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لے کر ذبح کریں اسوقت شرک کی کوئی وجہ نہیں اور نہ ہی وہ جانور حرام ہوگا جیسا کہ وہابی دیوبندی کہتے ہیں۔

نیز تفاسیر میں قاعدہ کلّیہ ہے کہ آیت مطلق کو دوسری آیت مقید کردے تو وہی مقید معنی متعین ہوگا۔ مذکورہ بالا تین آیات مطلق ہیں ایک آیت ان میں مقید ہے وہ یہ ہے:

حرمت عليكم الميتة والدم ولحم ا لخنزير وما اهل لغير اللّٰه به والمنخنقة والموقوذة والمتردية والنطيحة وماأكل السبع الا





ماذكيتم وما ذبح على النصب۔

ترجمہ: تم پر حرام ہے مُردار اور خون سؤر کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا۔

**فائدہ:** اس آیت میں ''مااهل لغير الله الخ'' کے بعد ''الا ما ذكيتم'' آیا ہے اس سے واضح ہوا کہ اگر ''مااهل لغير الله الخ'' میں غیر اللہ کی وجہ سے وہ جانور حرام رہا تو ذکاۃ یعنی اللہ تعالیٰ کے نام لینے سے وہ جانور حلال وطیب ہے۔ اس سے بھی وہی نتیجہ نکلا کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لینے سے وہ جانور حرام ہے۔

## ﴿تائیداتِ تفسیرات﴾

ہمارے موقف کی تائید اہل اسلام کی تفاسیر سے بھی ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس طرح قرآن مجید کو اسلاف رحمہم اللہ نے سمجھا دورِ حاضرہ میں کتنا ہی سمجھدار کیوں نہ ہو وہ اسلاف صالحین رحمہم اللہ کے سامنے طفلِ مکتب ہے۔

### حوالہ جات﴿

ہمارے اس معنی کی تائید وتصدیق عالم اسلام میں جملہ مفسرین کی تفاسیر سے ہوتی ہے۔ چند ایک تفاسیر کے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) تفسیر لباب التاویل جلد اوّل میں ہے۔

مااهل به لغير اللّٰه یعنی وما ذبح للاصنام والطواغيت واصل الاهلال رفع الصوت وذلك الصم كانوا يرفعون اصواتهم بذكرالههم اذا ذبحوالها۔

ترجمہ: مااهل به لغير الله یعنی جو بتوں اور باطل معبودوں کے لئے ذبح کیا گیا۔ اہلال اصل میں آواز بلند کرنا ہے اور یہ بات یوں ہے کہ مشرکین اپنے معبودوں کے ذکر کے ساتھ آوازیں بلند کرتے تھے۔ جس وقت کہ اُن کے لئے ذبح کرتے۔

(۲) تفسیر ابی السعود جلد۲، صفحہ ۱۲۱ میں ہے:

وما اھل به لغیر الله ای رفع به الصوت سند ذبحه الھھم۔

وما اھل به لغیر اللّٰہ یعنی وہ چیز جس کو بت کے لئے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

(۳) تفسیر کبیر جلد۲، صفحہ ۱۲۰ میں ہے:

بمعنی فله وما اھل به لغیر اللّٰہ یعنی ماذبح الاصنام وهو قول مجاهد والضحاك وقتاده۔

مااھل به لغیر اللّٰہ کے معنی یہ ہیں کہ جو بتوں کے لئے ذبح کیا گیا ہو یہ قول مجاہد وضحاک وقتادہ کا ہے۔

(۴) تفسیر ابن عباس میں ہے:

وما اھل به لغیر الله ای ماذبح لغیر اسم الله عندالاصنام۔

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کے نام کے بغیر بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

(۵) تفسیر جلالین میں ہے:

وما اھل به لغیر الله ای ذبح علیٰ اسم غیر الله تعالیٰ والا ھلال رفع الصوت وکانوا یر فعونه عندالذبح لآلھتھم۔

ترجمہ: ذبح کرتے وقت جس پر غیر خدا کا نام لیں وہ بھی حرام ہے اور اہلال کے معنی پکارنے اور نام لینے کے ہیں۔ جب کفار لوگ ذبح کرتے وقت اپنے بتوں کا نام لے کر ذبح کرتے تھے اور چھری پھراتے تھے، تب یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی مردار خون خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا یعنی کسی بت کا نام لیا جائے وہ سب مسلمانوں کو کھانا حرام ہے۔

(۶) تفسیر حسینی میں ہے:

وما اھل به وحرام کرد آنچه آواز بردار منه جان دروقت ذبح لغیر الله برائی غیر خدا تعالیٰ بنام بتان یاباسم پیغمبران بکشند۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے اس جانور کو حرام کیا جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جائے۔





(۷) مفردات راغب اصفہانی صفحہ ۵۶۶، مطبع مصر میں ہے:

قوله وما اھل به لغیر الله ای ماذکر علیه غیر اسم اللّٰہ وهو ماکان یذبح لاجل الاصنام۔

ترجمہ: مااھل به لغیر اللّٰہ یعنی جس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا یہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لئے ذبح کیا جاتا تھا۔

(۸) مدارک میں ہے:

مااھل به لغیر اللّٰہ ای ذبح للاصنام فذکر علیه غیر اسم الله واصل الا ھلال رفع الصوت الیٰ رفع به الصوت للصنم وذلك قول اھل الجاھلیة باسم اللات والعزیٰ۔

(۹) تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے:

مااھل به لغیر اللّٰہ ای ماذبح للاصنام والطواغیت واصل الاھلال رفع الصوت وکانوا یذبحون الاالھتھم ویرفعون اصواتھم به کرھا وقال الربیع بن انس وغیره مااھل به لغیر اللّٰہ ماذکر علیه اسم غیر اللّٰہ۔

ترجمہ: جو جانور کہ بتوں کے نام سے ذبح کیا جائے اور اہلال کے معنی آواز سے پکارنا اور اسے کافر لوگ جب ذبح کرتے تھے بتوں کے واسطے تب ان کا نام پکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور ربیع بن انس وغیرہ نے کہا کہ مااھل به لغیر اللّٰہ یعنی وہ جانور کہ اس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا جائے۔

(۱۰) تفسیر بیضاوی میں ہے:

ای رفع الصوت عند ذبحه للصنم انتھیٰ۔

یعنی ذبح کرتے وقت بت کے نام سے آواز کریں۔

(۱۱) تفسیر جامع البیان میں لکھا ہے:

ماذکر غیر اسم اللّٰہ عنه ذبحه۔

یعنی اللہ کے نام کے سوائے غیر کا نام اس کے ذبح کرتے وقت ذکر کیا جائے۔

(۱۲) تفسیر درالمنثور میں ہے:

**ماا‌هل به لغير الله** کے معنی میں ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ **ما اهل يعنی ما ذبح ۔**

(۱۳)ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے:

**مااهل به لغير الله للطواغيت ۔**

یعنی جو جانور بتوں کے نام سے ذبح ہوا اور حاتم نے ابو عائشہ سے روایت کی ہے:

**يقول ماذكر عليه اسم غير اسم الله** یعنی جس پر غیر خدا کا نام لیا جائے وہ حرام ہے۔

(۱۴)ذیل میں آخری وہ حوالہ لکھا جاتا ہے جس میں تصریح کی گئی ہے کہ اولیاء کرام کے لئے جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہ حلال طیب ہیں یہ مخالفین کے لئے بھی قابل قبول ہونا چاہیے اس لئے حضرت مُلّا جیون احمد رحمہ اللہ ہندوستان میں مستند عالم دین ہو گذرے ہیں جو دور حاضرہ کے اختلاف دیوبندی بریلوی سے دو صدیاں پہلے بڑے علامہ سمجھے جاتے اور درس نظامی کی مشہور و مستند کتاب نور الانوار کے مؤلف ہیں وہ اپنی تفسیر احمدی مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۴۰ پارہ نمبر ۲ تحت آیت ''**ما اهل لغير الله** لکھتے ہیں:

**وما اهل به لغير الله به ذبح به لاسم غير الله مثل لات وعزیٰ واسماء الانبياء وغير ذالك فان افرو به اسم غير الله اوذكر معه اسم الله عطفنابان يقول باسم الله ومحمد رسول الله بالجر حرمالذبيحة وان ذكر معهٗ موصولا لا معطوفاً بان يقول باسم الله محمد رسول الله كره ولا يجرم و ان ذكر مفعولا بان يقول قبل التسميه وقبل ان يضجع الذبيحة اوبعدهٗ لاباس به هٰكذا فی للهداية ومن هٰهناعلم ان البقرة المندورة فلا اولياء كما هو الرسم فی زماننا حلال طيب لانه لم يذكراسم غير الله عليها وقت الذبح وان كانوا ينذ رونها لهٗ۔**

ترجمہ: **مااهل به لغير الله** کے معنیٰ یہ ہیں کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو مثلاً لات وعزیٰ وغیرہ بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یا انبیاء علیہم السلام وغیرہم کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ تو اگر تنہا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا یا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ





عطف کر کے دوسرے کا نام ذکر کیا۔ اس طرح باسم اللہ ومحمد رسول اللہ کہا۔ لفظ محمد کے جر یعنی زیر کے ساتھ عطف کر کے تو ذبیحہ حرام ہے۔ اور اگر نام خدا کے ساتھ ملا کر دوسرے کا نام بغیر عطف کے ذکر کیا۔ مثلاً یہ کہا باسم اللہ محمد رسول اللہ تو مکروہ ہے حرام نہیں۔ اور اگر غیر کا نام جدا ذکر کیا اس طرح کہ باسم اللہ کہنے سے پہلے اور جانور کو لٹانے سے قبل یا اس کے بعد غیر کا نام لیا تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ ایسا ہی ہدایہ میں ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ جو گائے اولیاء کے لئے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے وہ حلال طیب ہے۔ اس لئے کہ اس پر وقتِ ذبح غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اگرچہ اُن کے لئے نذر کرتے ہوں۔

ان تمام تفاسیر معتبرہ سے ثابت ہوا کہ وقت ذبح جس جانور پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے۔ اس کا کھانا حرام ہے، مشرکین عرب بتوں کی قربانی کے جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیتے تھے اور جس جانور پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ حلال ہے۔ اگرچہ عمر بھر اس کو غیر نام سے پکارا ہو مثلاً یہ کہا ہو زید کی گائے۔ عبدالرحمٰن کا دنبہ۔ عقیقہ کا بکرا۔ ولیمہ کی بھیڑ مگر وقتِ ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہا گیا ہو۔ اللہ کے سوا کسی اور کا نام نہ لیا گیا ہو تو وہ حلال طیب ہے۔ ''**اهل به لغير الله**'' میں داخل نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پہ فرمایا:

(۱)**ولا تاكلو امما لم يذكر اسم الله عليه وانه لفسق۔**

ترجمہ: اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور یہ بے شک حکم عدولی ہے۔

(۲)**فكلو امما ذكر اسم الله عليه ان كنتم بايته مؤمنين**(پ۸، رکوع۱)

ترجمہ: تو کھاؤ اُس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اُس کی آیتیں مانتے ہو۔

(۳)**ومالكم الا تاكلو امما ذكر اسم الله عليه**ط

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہوا کہ اُس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔

اس قسم کی آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ مشرکین کہتے تھے کہ مسلمان اپنا ذبح کیا ہوا تو حلال کہتے ہیں اور خدا کا مارا یعنی (مردار) کو حرام کہتے ہیں۔

اس کے جواب میں یہ آیت اُتری جس میں فرمایا گیا کہ جو اللہ کے نام پر ذبح کر دیا گیا وہ حلال ہے جو اُس کے نام پر ذبح نہ ہوا وہ حرام ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے

اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا:

**قل لا اجدفیما اوحی الی محرما** ۔ تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی حرمت شریعت میں نہ ملے وہ حلال ہے۔ حلال ہونے کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ یہاں حرام نہ پانے کو حلّت کی دلیل بتایا گیا کہ چونکہ وحیِ الٰہی میں ان چیزوں کی حرمت نہ آئی للہذا حرام ہیں۔

**سلطان العلماء امام احمد رضا مجدد دین وملت کا محققانہ فیصلہ**

آپ ایک بدمذہب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مفسرین "**مااهل به لغير الله**" کے معنیٰ **ماذبح لغير الله** فرماتے ہیں **الا هلال** کے لغوی لفظی معنی ہرگز یہاں مراد نہیں بلکہ جو جانور کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو وہ حرام ہے ورنہ دنیا بھر کے سب حلال جانور حرام ہوجائیں گے کہ یہ زید کی بکری یہ عمرو کی گائے یہ ابوبکر کا اونٹ ہے۔ عام طور پر شرقاً غرباً اسی طرح مروّج ہے اور ہر ایک کے زبان زد ہے۔ سب **مااهل به لغير الله** میں داخل ہوں اور سب کا کھانا حرام ہوجائے

آفرین ہے اس ذکاء وفہم پر

**مااهل به لغير الله اى ذبح للاصنام(١) تفسير مدارك سوره بقره وما اهل به لغير الله اى ما ذكر عليه غير الله وهو ماكان يذبح لاجل الاصنام(٢) جامع المضمرات و(٣)مفردات راغب اصفهانى وما اهل لغير الله به هو ما ذبح الا لهة(٤) لسان العرب وما اهل به لغير الله اى ماسمى غير الله عند ذبحه (٥)مصباح قوله وما اهل لغير الله هو الذبح لغير الله(٦) فتح الرحمٰن بكشف مايلبس فى القرآن وما اهل لغير اى رفع الصوت لغير الله به وهو قولهم باسم اللات والعزى عند (٧) تفسير كشاف وما اهل به لغير الله اى رفع به الصوت عند ذبحه للصنم اى ورفع الصوت للصنم ان يذكر اسمه عند الذبح على مافى (٨) الكواشى (٩) تاج وغيرهما (١٠)حاشيه عبدالحكيم قوله اى رفع به الصوت عند ذبحه**





**للصنم هذا ثم جعل عبارة عماذبح لغير الله (١١) حاشيه فتوىٰ فمعنى قوله وماأهل به لغير الله اى ماذبح للاصنام والطواغيت (١٢) شيخزاده وما اهل به لغير الله يعنى ماذبح للاصنام والطواغيت (١٣)خازن اوفسقا اهل لغير الله به يعنى ماذبح على غير اسم الله خازن تفسير سورهٔ انعام وما اهل لغير الله به اى ماوقع ملتبساً به اى بذبحه الصوت لغير الله (١٤) روح المعانى وما اهل لغير الله به كانوايقولون عند الذبح باسم اللات بالعزىٰ حرم الله تعالىٰ ذلك (١٥)تفسير كبير وما اهل به لغير الله اى رفع به الصوت عند ذبحه للصنم (١٦)للصنم ابو سعود وما اهل لغير الله به اى ماذكر علىٰ ذبحه علىٰ غير اسم الله (١٧) تفسير بغوى وما اهل به لغير الله عمد المالوه سواه والمراد سخط لدما هم (١٨)سواطع الا لهام وما اهل به لغير الله اى ما ذبح لغيراسم الله عمد اللاصنام (١٩)تنوير المقياس وما اهل به لغير الله اى ذبح علىٰ غيره تعالىٰ (٢٠)جلالين اولباء بمغنى فى ولابدمن حذف مضاف اى فى ذبحه لان المعنى وما فى ذبحه لغير الله .(٢١) حاشيه جمل اهل اى صوف فيه باسم لغير الله به بسبب ذبحه (٢٢) تبصره وما اهل به اى وحرم ما ذكر عليه بذبحه اسم لغير الله (٢٣) عيون التفاسير وما اهل به اى رفع فيه الصوت بذكر غير الله وهو ما ذبح للاصنام(٢٤) تفسير علامه نسفى وما اهل به لغير الله اى ذبح علىٰ اسم غيره (٢٥)سراج منير وماأهل به لغير الله قال الربيع بن انس ماذكر عند ذبحه اسم غير الله (٢٦)تفسير مظهرى وما اهل به لغير الله اى رفع به الصوت عند ذبحه لغير الله صنما كان اونارا وغير ذلك (٢٧) تفسير ابن كمال باشا ،وما اهل به لغير الله وآنچه آواز بلند كرده شودر رذبح بغير خدا (٢٨)فتح الرحمٰن شاه ولى الله دهلوى وما اهل به اى**

**بسمل کرده شده ست برائے غیر خدا (۲۹) تفسیر توضیح وما اهل به وحرام کرده آنچه آواز بردارکند بوقت ذبح لغیر الله ای غیر خدا بنام بتاں یا باسم پیغمبران بکشند اخرج ابن المنذرین ابن عباس فی قوله تعالیٰ ومما اهل قال ذبح (۳۰) درمنثور و(۳۱) فتح القدیر وما اهل لغیر الله به ای علیٰ غیر الله (۳۲) تفسیر ابن کثیر وما اهل به لغیر الله ای وحرم مارفع به الصوت عند ذبحه للصنم (۳۳) روح البیان وما اهل به لغیر الله معناه ذبح به لا سم غیر الله (۳٤) تفسیر ات الاحمدیه وما اهل به لغیر الله ای رفع الصوت بذبحه لغیر الله(۳۵) تفسیر عارف بالله بن العربی رحمه الله ۔**

سردست چھتیس تفسیر کی کتابوں کی یہ عبارتیں حاضر ہیں اورآیت کریمہ جہاں جہاں آئی ہے ہرجگہ دیکھئے توعبارتیں بے شمار ہوجائیں گی اوردین ودیانت والے کے لئے اتنی عبارتیں بھی کافی ہیں کہ اس آیہ کریمہ کا کیا مطلب علماء کے نزدیک ہے پھر اس عبارت کوپیش کرنا اپنی جہالت کاپردہ فاش کرنا ہے۔

(حیات اعلیٰ حضرت جلد۱،صفحہ۷۴:۷۵مطبوعہ لاہور)

## تبصرہ اویسی غفرلہ﴾

مذکورہ بالا تفاسیر میں اگرچہ فقیر کی پیش کردہ تفاسیر کے اسماء دوبارہ آگئے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں مقصد سب کاایک ہے وہ یہ کہ ذبح کے وقت غیراللہ کانام لیاجائے تووہ نہ صرف جانورحرام ہے بلکہ ہرشے حرام ہے،غیراللہ کومعبودسمجھ کروہ شے اس کے نام زدکی جائے اگریہ مطلب نہ لیاجائے تودنیا کی کوئی شے بھی کسی پرحلال نہ ہوکیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہرشے اپنے لئے خاص فرمائی ہے مثلاً فرمایا:**لله مافی السمٰوٰت وما فی الارض** ''جوکچھ آسمانوں اورزمینوں میں وہ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔''

اس معنی پروہابی دیوبندی پرسوال کریں جب کہے کہ جس شے پرغیراللہ کانام آجائے وہ حرام ہے۔





## ﴿مکالمہ سنی ووہابی دیوبندی﴾

**سُنّی :**......مکان کس کا؟

**وهابی دیوبندی :**......اللہ کا۔

**سُنّی :**......دوکان کس کی؟

**وهابی دیوبندی :**......اللہ کی۔

**سُنّی :**...... بیوی کس کی؟

اگر کہتا ہے میری تو اپنے اوپر والے دعویٰ میں جھوٹا۔اگر کہے کہ اللہ تعالیٰ کی تو کافر ہوتا۔اب مرتا کیا نہ کرتا اسے کہنا پڑے گا کہ ہرشے ہے تو اللہ تعالیٰ کی لیکن مجازاً اللہ تعالیٰ نے بندوں کوعطا فرمائی ہیں۔

**ان المساجد لله**۔''تمام مسجدیں اللہ تعالیٰ کی ہیں'' کابھی یہی مطلب ہے کہ مساجد اللہ تعالیٰ کی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے بندے نماز پڑھیں گے عبادت کریں گے اسی لئے وہ اپنے طورکسی غیراللہ کے نام مسجد کونامزد کریں گے۔

**مااهل لغیر الله** کے لغوی معنیٰ کابھی یہی تقاضا ہے اس لئے کہ اہلال کالغوی معنیٰ ہرجگہ اپنے مادہ میں پکارنے آواز ظاہر کرنے کامعنی لئے ہوئے ہے مثلاً تہلیل ''**لااله الا الله محمدرسول الله** '' جہرسے پڑھنا۔ہلال پہلی،دوسری تیسری تاریخ کواس لئے کہتے ہیں کہ عرف عرب وعجم میں پہلی سے تیسری تاریخ چاندکودیکھ کر عموماً لوگ زورزور سے بولتے ہیں''**الهلال والله استهل الصبی** ''بچہ چیخ کر ماں کے پیٹ سے باہرآیا۔**برأة استهلال** ہمارے درس نظامی کی مثال مشہور ہے وغیرہ وغیرہ۔اس آیت''**مااهل به لغیر الله** الخ'' کاشان نزول بھی بت پرستوں کی مذمت کے لئے ہے کہ وہ جانوروں کوذبح کے وقت زورزور سے پکارکراپنے بتوں کے نام پرذبح کرتے وغیرہ وغیرہ۔

## چندمثالیں﴾

(۱) عام مسلمانوں کی عادت ہے کہ قربانی کے لئے ایک عرصہ پہلے بکرا،دنبہ پالتے ہیں۔قربانی تک اس بکرے،دنبہ پرغیراللہ کانام آتا رہے گا کیونکہ اسے قربانی سے

پہلے قربانی کا بکرا، دنبہ کہا جائے گا اس بکرے کو نہ کوئی حرام کہتا ہے نہ ناجائز ہے۔

(۲) مہمان کے لئے بازار سے گوشت وغیرہ خرید کر لایا جاتا ہے پوچھنے پر کہتے ہیں یہ مہمان کے لئے ہے۔ اس گوشت وغیرہ پر غیر اللہ کا نام پکارا جارہا ہے لیکن یہ نہ کسی کے نزدیک حرام ہے نہ شرک کا فتویٰ۔

(۳) فقہاء کرام ایک مثال قائم کرتے ہیں کہ ہندو، مسلمان دونوں ہمسائے ہیں۔ مسلمان نے بکرا قربانی کا خرید کر گھر رکھا اور ہندو نے بھی اپنے بت کے لئے بکرا خرید کر گھر رکھ چھوڑا۔ قربانی کے دن مسلمان نے قصاب کو قربانی کے بکرے کو ذبح کرنے کا کہا ہندو نے بھی قصاب کو بُت کے ارادے پر ذبح کا کہا۔ ان دونوں میں ایک پر اللہ کا نام پکارا جاتا رہا دوسرے پر بت کا۔ لیکن ذبح کے وقت قصاب مسلمان نے بھول کر ہندو کے بکرے کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا اور ہندو قصاب نے مسلمان کے بکرے کو بت کا نام لے کر ذبح کیا اس صورت میں فتویٰ یہ ہے کہ جس بکرے کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہے وہ حلال ہے اگرچہ اس پر اس سے پہلے سال بھر مثلاً غیر اللہ یعنی بت کے نام سے پکارا جاتا رہا اور دوسرا اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لئے نامزد کیا گیا تھا۔ لیکن ذبح کے وقت غیر اللہ یعنی بت کا نام لیا گیا اسی لئے وہ حرام ہے۔

## ﴿سوالات وجوابات﴾

جن لوگوں کو مخالفین سے پالا پڑا ہوگا وہ خوب جانتے ہیں کہ مخالفین کس طرح اہلسنّت کے خلاف کاروائیاں کرتے ہیں۔ منگھڑت کتابیں اور منگھڑت حوالے لکھنا اور بتانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے بزرگوں کی تصانیف میں حوالے گھسیڑنا ان کا ادنیٰ کمال ہے تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف ''التحقیق الجلی''۔

### لطیفہ﴾

حضرت علامہ شیر بیشۂ اہلسنّت مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دیوبندی سے مناظرہ ہوا۔ دیوبندی نے ایک حدیث کی کتاب سامنے رکھ کر پڑھی۔ حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے صدر جلسہ سے فرمایا اصل کتاب جس سے حوالہ پڑھا جارہا ہے مجھے ایک منٹ کے لئے دلوادیں مجھے شک گذرا ہے کہ حوالہ





منگھڑت ہے۔ صدر صاحب نے مناظر دیوبندی سے کتاب لینی چاہی تو اس نے پس وپیش کی اتفاقاً ایک کاغذ کا پُرزہ کتاب سے نکل کر نیچے گرا تو ہوا نے اسے آگے بڑھایا اس پر شیر بیشۂ اہلسنّت کی نظر پڑ گئی آپ نے صدر صاحب سے فرمایا وہ دیکھو حوالہ بھاگا جارہا ہے۔ وہ کاغذ کا پرزہ اٹھایا گیا تو وہی منگھڑت حدیث لکھی ہوئی تھی۔

یہی حال مخالفین کا ان حوالہ میں ہے جو وہ سوال میں کہنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ ''شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو اہلسنّت کے مُسلّم بزرگ ہیں ان کی تفسیر عزیزی پارہ دوم میں صاف لکھا ہے کہ پیروں کے نام کے بکرے حرام ہیں۔''

**جواب:** ہم اس کا جواب بجائے اپنے لکھنے کے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید سے عرض کرتے ہیں وہ تلمیذ عزیز حضرت شاہ غلام علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء سے ہیں اور مخالفین کو ان کی علمی تحقیق پر اعتماد بھی ہے۔ ہم پہلے ان کا اپنا جواب عرض کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ تفسیر رؤفی میں یہی حضرت شاہ رؤف احمد تلمیذ شاہ عبدالعزیز رحمہما اللہ نے کہا اولیاء کے نام سے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ اس زمانے میں رسم ہے سو حلال طیب ہے کیونکہ ذبح کے وقت اس پر کچھ غیر خدا کا نام نہیں لیا جاتا اگرچہ ان کے نام سے اس کو نذر کرتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ خاص نذر خدا کے واسطے ثابت ہے اور غیر کے واسطے نہیں اس لئے ذبیحہ اپنی اصل حِلّت پر قائم رہا پھر جب ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا تو وہ بے شک حلال ہے اگر کسی نے ذبح کرتے وقت عمداً غیر خدا کا نام کہا تو حنفی صاحب کے ہاں وہ ذبیحہ ناجائز ہے اور شافعی صاحب کے ہاں حلال ہے اور اگر سہواً ذبح کرتے وقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق حلال ہے۔

## جواب: ازعبارت تفسیر عزیزی﴾

یہی شاہ رؤف احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تفسیر فتح العزیز میں کسی عدو نے الحاق کر دیا ہے اور یوں لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرنے سے وہ حلال نہیں ہوتی اور غیر کے نام کی تاثیر اس میں ایسی ہوگئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کے وقت حلال کرنے کے واسطے بالکل نہیں ہوتا

سو یہ بات کسی نے ملا دیا ہے۔ خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کبھی ایسا سب مفسرین کے خلاف نہیں لکھیں گے اور ان کے مرشد اور استاد اور والد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب الفوز الکبیر فی اصول التفسیر میں مَا اُھِل کے معنی ماذُبِحَ لکھا ہے یعنی ذبح کرتے وقت جس پر اگر بت کا نام لیں تو حرام ہے اور مردار کے جیسا ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہے بعضے نادان تو حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کے مولد شریف کی نیاز حضرت پیران پیر کی نیاز اور ہر ایک شھداء اور اولیاء کی نیاز فاتحہ کے کھانے کو بھی حرام کہتے ہیں اور یہ آیہ کریمہ دلیل لاتے ہیں کہ غیر خدا کا نام جس چیز پر آ جائے وہ حرام ہو جاتی ہے۔

سوال ذیل کے لئے تمہید

سوال ذیل کی تقریر محمود الحسن دیوبندی کے ترجمہ کے حاشیہ میں ہے جسے مولوی شبیر احمد عثمانی نے لکھا۔ اس میں اہلسنت کی نیات پر حملہ ہے اور یہ غیبی امر ہے جو وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ماننے کو تیار نہیں بلکہ شرک کے فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ ذیل کے سوال میں اندازہ لگالیں کہ اس میں نہ کسی مقصد پر حدیث نہ عبارتِ اسلاف بلکہ اسی طرف سے اہلسنت کی نیات بیان کر کے سوالات کئے گئے۔

سوال کی تقریر پڑھئے۔

**ماا‌ھل به لغیر الله**: حاشیہ ترجمہ محمود الحسن دیوبندی نمبر ۸ کا یہ مطلب ہے کہ ان جانوروں پر اللہ کے سوا بت وغیرہ کا نام پکارا جائے یعنی اللہ کے سوا کسی بت یا جن یا کسی روح خبیث یا پیر یا پیغمبر کے نامزد کر کے اور اس جانور کی جان ان کی نذر کر کے ان کے تقرب یا رضا جوئی کی نیت سے ذبح کیا جائے اور محض ان کی خوشنودی کی غرض سے اس کی جان نکالنی مقصود ہو کہ ان سب جانوروں کا کھانا حرام ہے گو بوقت ذبح تکبیر پڑھی ہو اور اللہ کا نام لیا ہو۔ کیونکہ جان کو جان آفرین کے سوا کسی دوسرے کے لئے نذر کی جائے تو اس کی خباثت مردار کی خباثت سے بڑھ جاتی ہے کیونکہ مردار میں تو یہی خرابی تھی کہ اس کی جان اللہ کے نام پر نہیں نکلی اور اس کی جان تو غیر اللہ کے نامزد کر دی گئی جو عین شرک ہے جیسے خنزیر اور کتے پر بوقت ذبح تکبیر کہنے سے حلت نہیں





آسکتی اور مردار پر اللہ کے نام لینے سے کوئی نفع نہیں ہو سکتا ایسے ہی جن جانور کی جان غیر اللہ کی نذر اور ان کے نامزد کر دی ہو اس پر ذبح کے وقت نام الٰہی لینے سے ہرگز کوئی نفع اور حکمت نہیں آسکتی البتہ اگر غیر اللہ کے نام نامزد کرنے کے بعد اپنی نیت سے توبہ کرے اور رجوع کر کے ذبح کرے گا تو اس کے حلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ علماء تفسیر فرماتے ہیں کہ اگر کسی بادشاہ کے آنے پر اس کی تعظیم کی نیت سے جانور ذبح کیا جائے یا کسی جن کی اذیت سے بچنے کے لئے اس کے نام کا جانور ذبح کیا یا توپ کے چلنے اور اینٹوں کے پکانے اور پکوانے کے لئے بطور بھینٹ جانور ذبح کیا جائے تو وہ جانور بالکل مردار اور حرام اور کرنے والا مشرک ہے۔ اگرچہ ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے، حدیث شریف میں آیا ہے۔ **لعن الله من ذبح لغیر الله** یعنی جو غیر اللہ کے تقرب کی اور تعظیم کی نیت سے جانور کو ذبح کیا جائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ ذبح کے وقت اللہ کا نام لے یا نہ لے البتہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے فقراء کو کھلائے اور اس کا ثواب کسی قریبی یا پیر اور بزرگ کو پہنچا دے یا کسی مردہ کی طرف سے قربانی کر کے اس کا ثواب اس کو دینا چاہئے کیونکہ یہ ذبح غیر اللہ کے لئے ہرگز نہیں بعضے اپنی کجروی سے یہ حیلہ ایسے مواقع میں بیان کرتے ہیں کہ پیروں کی نیاز وغیرہ میں سب کا یہی مقصود ہے ہوتا ہے کہ کھانا پکا کر مردہ کے نام سے صدقہ کر دیا جائے تو اوّل تو خوب سمجھ لیں کہ اللہ کے سامنے بجز جھوٹے حیلوں سے اور بجز مضرت کے کوئی نفع حاصل نہیں ہو سکتا دوسرے ان سے پوچھا جائے کہ جس جانور کی تم نے غیر خدا کے لئے نذر مانی ہے اگر اسی قدر گوشت اس جانور کے عوض خرید کر کے اور پکا کر فقیروں کو کھلا دو تو تمہارے نزدیک بے کھٹکا وہ نذر ادا ہو جاتی ہے اگر بلا تامل تم اس کو کر سکتے ہو اور اپنی نذر میں کسی قسم کا خلق تمہارے دل میں نہیں رہتا تو تم سچے ورنہ تم جھوٹے اور تمہارا یہ فعل شرک اور وہ جانور مردار اور حرام ہے۔

**جواب:** محشی شبیر دیوبندی نے جو وما اھل لغیر الله به پر تقریر کی ہے یہ عقلاً نقلاً ہر طرح سے مردود ہے کیونکہ پہلے جو اس نے کہا ہے کہ کسی بت یا جن یا روح خبیث یا پیر پیغمبر ذبح سے قبل کسی جانور پر کسی پیر یا پیغمبر وغیرہ کا نامزد کرنے سے جانور

حرام نہیں ہوتا یہ خواہ نذر مقصود ہو یا نہ ہو کیونکہ قرآن پاک میں آتا ہے کہ **وما جعل اللّٰه من بحيرة ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام ولكن الذين كفرو ليفترون على الله الكذب واكثر هم لا يعقلون** ۔ کفار نے بحیرہ اور سائبہ اپنے بتوں کے نام پر جانور رکھے ہوئے تھے جن کے متعلق وہ کہتے تھے کہ ان کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ ہمارے بتوں کے نامزد ہیں تو ان کا اللہ تعالیٰ نے رد کیا کہ کفار نے اپنی طرف سے یہ افتراء باندھا تھا کہ یہ جانور ہم پر حرام ہیں یہ کہنا بالکل غلط ہے چنانچہ فتح مکہ کے بعد خود صحابہ کرام نے ان جانوروں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور ان کا گوشت کھایا تو معلوم ہوا کہ ذبح سے قبل جانور کو کسی کے نامزد کیا جائے تو وہ حرام نہیں ہوتا کیونکہ قرآن پاک اس کا شاہد ہے اور جو یہ کہے کہ اگر جانور نامزد کیا جائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے اس میں اور مشرکین مکہ میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ ان کا بھی یہی عقیدہ تھا اسکے علاوہ قرآن پاک میں آتا ہے کہ **قد خسر الذين قتلوااولادهم منها بغير علم وحرموا مارزقنهم اللّٰه افتراء على اللّٰه** ۔ (پارہ ۸، رکوع ۳)

تو اس آیت کریمہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے انہوں نے جانوروں کو اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے تو حرمت حلت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کسی حرام وحلال کرنے سے کوئی چیز حرام وحلال نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ قبل از ذبح جانور کسی پیر فقیر کے نامزد کیا جائے تو وہ حرام نہیں ہوتا تو محشی صاحب کا یہ کہنا کہ وہ مردار اور حرام ہے یہ ٹھیک نہیں ہے بقول اگر یہ کہا جائے کہ نامزد چیز ہونے سے حرام ہو جاتی ہے تو پھر چاہئے کہ جو چیز اس کی مملوک ہو وہ اس پر حرام ہے جیسے عمر کی بیوی، خالد کی بکری تو یہ سب چیزیں زید، عمر، بکر کی نامزد ہیں تو پھر چاہئے کہ یہ چیزیں، ان پر حرام ہوں تو یہ بداہۃً باطل ہے۔ بلکہ بعض چیزیں ایسی ہیں جن پر جس وقت غیر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ چیز حلال نہیں ہوتی تو اب یہ کہنا کہ وہ جانور حرام ہو جاتا ہے یہ بالکل اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے اور اس نے جو یہ کہا ہے کہ ان جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے خواہ بوقتِ ذبح تکبیر پڑھی ہو یہ اس کا کہنا بالکل لغو ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس چیز کے کھانے کا حکم دیا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے جیسے کہ قرآن پاک میں آتا ہے **وما لكم ان لاتاكلوامما ذكراسم عليه فكلو مما ذكر اسم اللّٰه عليه**





**ان كنتم مؤمنين** تو معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کی جائے تو وہ حرام نہیں بلکہ اس کے کھانے کا اللہ تعالیٰ حکم فرما رہا ہے اور اس کا کھانا مؤمنین کی علامت سے ہیں تمام مفسرین کی یہی رائے ہے کہ جس چیز پر **عندالذبح** خدا کا نام لے لیا جائے وہ چیز بالکل حلال ہے اس میں حرمت کا شبہ تک بھی نہیں اگرچہ وہ پہلے کسی پیر وفقیر کے نامزد کیوں نہ ہو جس طرح بیضاوی، مدارک، ابن عباس، خازن، معالم التنزیل، صاوی، جلالین شریف، تفسیرات احمدیہ، درمنثور، الفوز الکبیر، جلالین شریف کا حوالہ **وما اهل به لغير اللّٰه والا هلال رفع الصوت وكانو يرفعون عندالذبح لالهتهم** ۔ تفسیر عینی **ومااهل به لغير اللّٰه** ای حرام کرد آنچہ آواز بردارند بآن در وقت ذبح لغیر اللہ غیر خدا بنام بتاں و بنام پیراں بکشند تفسیر صاوی ای رفع به الصوت عند ذبحه للصنم ۔ تفسیر جمع البیان، **اى ماذكر اسم غير اللّٰه عندوعن ابن منذر عن ابن عباس ان المراد من مااهل ماذبح ، تفسير ابن جرير عن ابن عباس مااهل به لغير اللّٰه اى للطواغيت ، تفسير احمديه ، وما اهل به لغير اللّٰه مغاه ذبح به لاسم غير الله مثل اللات والعزىٰ والسماء الدنياء وغير ذلك وفيه ايضاً ومن ههنا علم ان البقرة المنذورة اللاولياء كما هو الرسم فى زماننا حلال طيب لانه لم يذكراسم غير الله عليها وقت الذبح وان كانوا ينذرون ماله** ۔

ان مذکورہ علماء کرام ومفسرین حضرات کے اعلام سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ذبح کے وقت جانور پر غیر خدا کا نام نہ لیا جائے تو وہ حرام نہیں ہوتا اگرچہ وہ کسی پیر وفقیر کے نامزد کیوں نہ ہو محشی صاحب نے کہا کہ اس جانور کی جان ان کی نذر کر کے الخ............

**جواب:** جو لوگ جانوروں کو اولیاء اور انبیاء کرام کی نذر مانتے ہیں تو ان کا مقصود صرف جان دینا نہیں ہوتا بلکہ اس کے گوشت کا صدقہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر صدقہ کرنا مقصود نہ ہو بلکہ صرف جان دینا ہی مقصود ہو تو مثلاً ایک شخص کسی اولیاء کی نذر مانتا ہے تو جب وہ اس جانور کو ذبح کرتا ہے تو کوئی آدمی اگر اس کا وہ گوشت کسی طرح

سے ضائع کردے یا تم جیسا کوئی موحد آکر کھاجائے تو اس آدمی کو بہت افسوس ہوتا ہے اور وہ یہی کہتا ہے کہ میرا صدقہ تو نے ضائع کردیا تو معلوم ہوا کہ جان نکالنے سے مقصود نہیں بلکہ گوشت مقصود ہے۔

**سوال :** علماء نے تصریح فرمادی ہے کہ کسی بادشاہ الخ........

**جواب:** اس کا کہنا کہ علماء نے اس پر تصریح کی ہے بالکل لغو ہے۔ کیونکہ مفسرین اپنی اپنی تقریروں میں فرماتے ہیں **وماااهل به لغير الله** سے مراد عندالذبح ہے کہ مذبح کے وقت غیر اللہ کے نام سے ذبح نہ کرے اور اگر کسی بادشاہ اور ولی بزرگ کی آمد پر ذبح کرے اور اللہ کے نام سے ذبح کیا تو پھر حرام نہیں ہے حدیث پاک اس کی شاہد ہے ،باب الضیافۃ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۶۸ ، **وعن ابی هريرة قال خرج رسول الله ﷺ ذات يوم اوليلة فاذا هوبابى بكر وعمر فقال مااخر جكمامن بيوتكماهذه الساعة قال الجوع قال ولنا والذى نفسى بيده لاخرجى الذى اخر جكما قوموا فقاموا معه فاتى رجلا من الانصار فاذا هوليسْ فى بيته فلما راى المرأة قالت مرجا واصلا فقال لها رسول الله ﷺ اين فلان قالت ذهب يستعذب لنامن الماء اذجاء الانصارى فنظرالى رسول الله ﷺ وصاحبه ثم قال الحمد الله ماالحد اليوم اكرم اخيا نامنى قال فانطلق فجاء هم بعذق فيه بسرأو تمر اور طب فقال كلوا من هذه واخذ المدية فقال له رسول الله ﷺ رياك والحلوب فذبح لهم فاكلو امن الشاة ومن ذلك العذق وشربوا** الخ تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی بادشاہ کی آمد پر جانور ذبح کیا جائے تو حلال ہے حرام نہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ سے بڑا بادشاہ اور کون ہوسکتا ہے تو حرمت کا فتویٰ لگانا بالکل لغو ہے۔

**سوال:** حدیث شریف میں آتا ہے **لعن الله من ذبح لغير الله۔**

**جواب:** اس حدیث سے استدلال کرنا کہ اگر کسی جانور کو پیر یا فقیر کے نامزد کیا جائے تو وہ حرام ہوجاتا ہے یہ بالکل لغو ہے۔ کیونکہ امام نووی اس حدیث کے تحت شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں کہ **اما ذبح لغير الله المراد به ان يذبح باسم غير**





**الله تعالیٰ كمن ذبح للصنم اوللصليب اوللموسیٰ اوللعیسیٰ اوللكعبة** الخ تو ثابت ہوا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت اگر خدا کے بغیر کسی پیر یا فقیر کا نام لیا تو وہ مذبوحہ حرام ہے۔

**سوال :** جن جانوروں کو تم نے غیر خدا کی نذر مانی ہے اگر اسی قدر گوشت الخ ............

**جواب:** یہ اعتراض بالکل لغو ہے کیونکہ نذر معین ہے، نذر معین کے ادا کئے بغیر ادا نہیں ہوتی، نذر دو قسم ہے (۱) نذر شرعی (۲) نذر عرفی۔

نذر شرعی تو یہ ہے کہ عبادت غیر لازم ہو اور اپنے پر لازم کرلینا یہ بالکل حرام ہے اور شرک ہے اور اس کا کوئی بھی معتقد نہیں اور عرفی وہ ہے کہ متوفی کے صدقہ یا اسے ہدیہ دینا تو یہ بلاشبہ جائز ہے۔

**فائدہ:** جو جانور ذبح کیا جائے وہ چار چیزوں سے باہر نہیں ہوگا۔ (۱) ذبح کے وقت اس پر خدا کا نام لیا ہے یا کہ غیر خدا کا اگر خدا کا نام ہے تو پھر دیکھتے ہیں کہ ذبح سے پہلے اس پر کسی غیر خدا کا نام لیا گیا ہے اگر ذبح سے پہلے بھی غیر خدا کا نام نہیں لیا گیا اور اس صورت میں بالاتفاق مذبوحہ حلال ہے۔ (۲) اگر ذبح سے پہلے غیر خدا کا نام لیا ہے تو یہ مختلف فیہ ہے جمہور علماء کرام مفسرین کے نزدیک مذبوحہ حلال ہے لیکن بعض کے نزدیک حرام ہے اور اگر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا تو پھر دیکھتے ہیں کہ ذبح سے پہلے غیر خدا کا نام لیا ہے یا کہ نہیں اگر لیا ہے تو یہ (۳) صورت ہے اگر ذبح سے پہلے غیر خدا کا نام نہیں لیا تو یہ (۴) صورت ہے ان دونوں صورتوں میں بالاتفاق حرام ہے۔

**تنبیہ:** ہمارے دلائل گذر چکے ہیں کہ جمہور مفسرین اور علماء کرام کی رائے کیا ہے اور مخالف پارٹی کے پاس سوائے شاہ عبدالعزیز صاحب کے اور کوئی دلیل نہیں نہ کوئی قرآن پاک کی آیت نہ کسی مفسر کا قول تو صرف شاہ صاحب کی عبارت کو جمہور مفسرین کے اقوال پر کیسے ترجیح ہوسکتی ہے کہ شاہ صاحب کی عبارت سے ایک حلال چیز حرام ہو۔

**سوال:** شاہ عبدالعزیز صاحب ’’**وما اھل به لغير الله**‘‘ کہ جو جانور کسی کی

طرف منسوب کیا جائے خواہ ایصال ثواب ہی مقصود کیوں نہ ہو اُس صورت میں شرک وحرام ہوا لہٰذا گیارہویں شریف کا بکرا وغیرہ جیسی رسومات ہیں سب شرک اور حرام ٹھہریں۔

**جواب 1:** شاہ صاحب کے قول کو جمہور مفسرین کے اقوال پر کس طرح ترجیح ہو سکتی ہے اور سراسر یہ قول آیت کریمہ کے مخالف ہے کہ "**وما لکم للاتاکلو امما لم یذکر اسم اللّٰہ علیہ وکلو امما ذکر اسم اللّٰہ ان کنتم مؤمنین**" قرآن پاک تو ان کے کھانے پر حکم فرما رہا ہے اور شاہ صاحب اپنے قول میں نہ منفرد ہیں اور یہ عبادت بھی ہے لہٰذا مفسرین کے قول پر ترجیح دی جائے گی۔

**جواب 2:** کہ یہ عبارت شاہ صاحب کی نہیں ہے بلکہ الحاقیہ ہے کیونکہ شاہ صاحب کے شاگرد مولوی رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تفسیر رؤفی میں فرماتے ہیں کہ یہ عبارت شاہ صاحب کی نہیں ہے کہ وہ جمہور مفسرین کے خلاف کس طرح کر سکتے ہیں اور قبلہ شاہ صاحب کے والد گرامی "الفوز الکبیر" میں لکھتے ہیں "**وما اہل بہ**" سے مراد ذبح ہے اور تفسیر رؤفی کی تقریر ہم پہلے لکھ آئے ہیں یعنی جو معلوم ہوا کہ اکثر لوگوں کو اس آیت کریمہ کے معنی میں مفسدوں کے فساد سے شک ہو جاتا ہے لہٰذا اس آیت کریمہ کا صحیح معنی تفسیروں میں ہے مثلاً مدارک، بیضاوی شریف، ابن عباس، خازن، معالم التنزیل، صاوی، جلالین شریف، تفسیرات احمدیہ، درمنثور، الفوز الکبیر وغیرہ وغیرہ جن کی عبارات پہلے گذری ہیں۔

اس کے متعلق مزید تحقیق وتفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ "پیر کا بکرا" کا مطالعہ کیجئے۔

دھوکہ کا پردہ چاک

حاشیہ ترجمہ محمود الحسن میں مندرجہ ذیل طریقہ سے دھوکہ دیا ہے (۱) بت وغیرہ کے لئے جانور کی جان نکال کر بت وغیرہ کی نذر، یہ صریح دھوکہ ہے اس لئے کوئی جاہل سے جاہل ایسا تصور تک بھی نہیں کرتا ہر سنّی مسلمان جانور ہو یا کوئی شے اللہ تعالیٰ کے نام پر کر کے اس کا ثواب متوفی کو بخشتا ہے۔ اس دھوکہ سے مفسرین کے اقوال سے بچنا چاہتا ہے کہ "**ما اہل بہ لغیر اللّٰہ**" کی تفسیر میں ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنے سے





ہر جانور حلال نہیں ہوتا بلکہ بدستور حرام ہے جیسے صورت مذکورہ بالا میں، تو ہم نے واضح کر دیا کہ جانور کے ذبح کی وہ غرض نہیں جو تم نے بتائی ہے بقاعدہ منطق تم نے از خود قضیہ موضوع بدل دیا۔ تم نے موضوع کو غلط بتایا ہے فلہٰذا اس میں تم نے دو جرم کئے (i) موضوع بدلا (ii) بہتان تراشا کہ سنّی مسلمانوں کا یہ ارادہ ہے۔ ہم کہتے ہیں **ھٰذا بہتان عظیم** ۔

(۲) **نذر لغیر اللّٰہ** کا بھی بہتان ہے، جاہل سے جاہل بھی غیر اللہ کی نذر نہیں مانتا ہاں نذر شرعی اور نذر عرفی کا فرق نہ کرنا یہی دھوکہ ہے۔ ہم نے فرق بتا دیا ہے کہ نذر شرعی لغیر اللہ حرام ہے اور نذر عرفی جائز۔ اس کا مفصل شاہ رفیع الدین نے رسالہ میں واضح فرمایا اور ان کے فیض سے فقیر کا رسالہ "**نذور لاھل القبور**" پڑھئے۔

(۳) شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی تفسیر کا دھوکہ فقیر نے مفصل بیان کیا ہے۔

فقط والسلام **وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم**

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۷ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ بروز منگل

بہاول پور۔ پاکستان

☆☆☆☆☆☆